(بقیہ اشارات) اور تصورات کو بدل دینے کی کوشش کی گئی اور انہیں یہ باور کرایا گیا کہ انگریز کا تسلط لعنت نہیں بلکہ سراپا رحمت ہے اور اس کی غلامی اور چاکری ہی میں مسلمانوں کی فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہے۔

ابھی یہ سطور لکھی جا رہی تھیں کہ سوات کے گرد و نواح میں قیامت خیز زلزلے اور اس کے نتیجے میں جان و مال کے ناقابلِ بیان نقصان کی خبریں آنے لگیں۔ یہ ایک ایسا دلفگار حادثہ ہے جس نے ہر حساس شخص کو سوگوار بنا دیا ہے۔ کوئی آنکھ نہیں جو مرنے والوں اور زندہ بچ جانے والی بیواؤں اور یتیموں کے غم میں نمناک نہ ہو۔ ہر صاحبِ دل افسردگی کی تصویر بنا ہوا ہے۔ آدمی جب اس المیہ سے متاثر ہونے والے افراد کے مصائب اور آلام کا تصور کرتا ہے تو کانپ اُٹھتا ہے۔ انسان تو ایک طرف رہے ایسے حادثات پر تو خود فطرت خون کے آنسو بہاتی ہے۔ وہ لوگ جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں وہ ایسے پریشان کن حالات میں اُس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اسے قدرت کا ایک تازیانہ سمجھ کر اس سے عبرت پکڑتے اور اصلاح نفس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور الحاح و تضرع کے ساتھ اپنے خالق و مالک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں لیکن پاکستانی مسلمانوں کے شب و روز سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان پر سخت بے حسی کا عالم طاری ہے اور اس المناک حادثہ کے رونما ہونے کے بعد بھی خدا کی نافرمانی پر انہیں شدید اصرار ہے گویا کہ وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

جس روز پاکستان کے ایک حصے میں یہ قیامت برپا تھی اُس سے دوسری رات لاہور کے مختلف ہوٹلوں میں عیش و نشاط کی محفلیں پوری ڈھٹائی کے ساتھ منعقد کی گئیں اور ان میں لاکھوں روپے ایسی اخلاق سوز حرکات پر صرف کئے گئے جن سے خدا اور اُس کے رسولؐ نے بڑی سختی سے منع کیا ہے اور جو ماضی اور حال میں قوموں کی تباہی کا موجب بنی ہیں۔ مسلمانوں کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ دنیا کو فساد سے پاک رکھنے کا التزام کرتا ہے اور جب فسق و فجور بڑھ جائے تو وہ فساق و فجار کے لشکروں کو تباہ کر کے اپنی زمین کا انتظام ان لوگوں کے سپرد کرتا ہے جن کے دم قدم سے بنی نوع انسان کی اخلاقی صحت قائم رہتی ہے لیکن جب اس کی بندگی کے دعویدار اس کی بغاوت پر اُتر آئیں اور فسق و فجور میں مبتلا ہو کر قوم کے اخلاق تباہ کرنے کے درپے ہو جائیں تو خداوند تعالیٰ صرف اُن کی آزادی ہی سلب نہیں کرتا بلکہ انہیں نوع انسانی کے لیے سامانِ عبرت بنا دیتا ہے۔

پاکستانی ہونے کی حیثیت سے ہمیں اس حقیقت کو ذہن میں تازہ رکھنا چاہیئے کہ قیام پاکستان کے وقت خدا اور خلق کے سامنے ہم نے جو عہد و پیمان کئے تھے وہ آج تک ہمارے ذہنوں ہی میں محفوظ نہیں بلکہ ہماری تاریخ کا حصّہ بن چکے ہیں۔ مملکت پاکستان کے مجموعی طرز عمل کو دیکھتے ہوئے اور موجودہ برسر اقتدار طبقے کے متضاد و مختلف اعلانات و بیانات کو سُننے کے بعد اندرون اور بیرون ملک یہی تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ان مقدس عہد و مواثیق سے ہم قومی سطح پر روز بروز انحراف کرتے جا رہے ہیں۔ اس ملک کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانے، اسلامی نظام نافذ کرنے اور افراد ملت کے انفرادی و اجتماعی کردار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے والی ساری باتیں جب ہم ایک ایک کرکے فراموش کرتے جائیں اور ان کی جگہ غیر اسلامی سرگرمیوں پر اترانے لگیں تو ہم رحمتِ خداوندی سے کس طرح ہمکنار ہو سکتے ہیں یہ باغیانہ روش تو اُس کے غضب کو ہی دعوت دینے والی ہے۔ زلزلہ سوات کا یہی وہ فکری پہلو ہے جسے ہم قوم کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں راہ راست دکھائے اور ماضی میں جو جو کوتاہیاں ہم سے سرزد ہوئی ہیں، ان کی تلافی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آخرت میں ہمیں رسوا نہ کرے۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

آمین اله الحق آمین

خریدارانِ ترجمان القرآن سے

التماس

۱۔ چندہ کے منی آرڈر کوپن پر اپنا پورا پتہ صاف اور خوشخط لکھیے، خصوصاً ڈاک خانہ اور ضلع کا نام انگریزی کے بڑے حروف میں درج کیجیے۔ سابق نمبر خریداری بھی۔

۲۔ تبدیلیٔ پتہ کی فرمائش مہینہ کی پندرہ ۱۵ تاریخ تک دفتر کو پہنچ جانی چاہیئے جس میں پہلا اور نیا تبدیل شدہ پتہ دونوں نمبر خریداری کے حوالہ کے ساتھ درج ہوں۔

۳۔ اجرائے رسالہ کے لیے پیشگی چندہ بھیجیے یا وی پی کی اجازت دیجیے۔ قرض یا وعدہ پر رسالہ جاری نہیں کیا جاتا۔

اگر خدانخواستہ آپ ان گذارشات کو نظر انداز کریں گے تو دفتر کی مجبورانہ کوتاہیوں کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

"مینجر"